[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 1.S.C.R
از عدالت عظمی

اوشا آہوجا

بنام

اسٹیٹ آف ہریانہ اور دیگر

24 اگست 1999

[کے وینکٹا سوامی اور سید شاہ محمد قادری، جسٹسز]

ضابطہ فوجداری، 1973 – دفعہ 482 – موروثی طاقت – اختیار کا استعمال – عدالت عالیہ کا استعمال – دیوانی دعویٰ کے زیر التواء ہونے کی بنیاد پر حتمی رپورٹ داخل کرنے پر روک لگانا – منعقد، روک لگانا غلط ہے۔

اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 2 شراکت دار تھے۔ اپیل کنندہ نے مدعا علیہ نمبر 2 اور 3 کے خلاف آئی پی سی کی دفعات 405، 406 اور 408 کے تحت جرم کا الزام لگاتے ہوئے شکایت درج کرائی۔ شراکت فرم کو تحلیل کرنے اور کھاتہ پیش کرنے کے لیے فریقین کے درمیان ایک سول مقدمہ بھی زیر التوا تھا۔ مدعا علیہان نے عدالت عالیہ اور عدالت عالیہ کے سامنے دفعہ 482 فوجداری پی سی کے تحت درخواست دائر کی، دیوانی دعویٰ کے زیر التواء ہونے کا نوٹس لیتے ہوئے، دعویٰ کے فیصلے تک پولیس کی طرف سے حتمی رپورٹ داخل کرنے پر روک لگا دی۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1۔ دفعہ 482 فوجداری پی سی کے تحت عدالت عالیہ کے اختیارات کی وسعت اصولی طور پر بہت وسیع ہے لیکن عملی طور پر اس اختیار کا استعمال غیر معمولی معاملات میں کیا جاتا ہے۔ عدالت کا موروثی اختیار کوئی بھی حکم دینے کا غیر محدود اختیار نہیں ہے جسے عدالت عالیہ منظور کرنا چاہتی ہے۔ اس اختیار کا استعمال فوجداری پی سی کے تحت کسی بھی حکم کو نافذ کرنے یا کسی عدالت کے عمل کے غلط استعمال کو روکنے یا بصورت دیگر انصاف کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کیا جانا ہے۔ [675–ا۔]

2۔ اعتراض شدہ حکم کوئی مفید مقصد پورا نہیں کرتا ہے اور یہ ان مقاصد کے لیے مکمل طور پر غیر معمولی ہے جن کے لیے طاقت کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ فوجداری مقدمات کو تیزی سے نمٹا دیا جائے کیونکہ ملزم کا فوری سماعت کا حق ایک ایسا حق ہے جو آئین ہند کے آرٹیکل 21 کے مطابق ہے۔ فوری سماعت کی سماعت کو یقینی بنانے کے بجائے عدالت عالیہ نے دفعہ 173 فوجداری پی سی کے تحت پولیس کی طرف سے حتمی رپورٹ داخل کرنے پر روک لگا کر مقدمے سے پہلے کے مرحلے پر پابندی لگا دی۔ یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ دیوانی دعویٰ کو نمٹانے میں کافی طویل وقت لگتا ہے، اس لیے مقدمہ نمٹائے جانے تک پولیس کی طرف سے دفعہ 173 فوجداری پی سی کے تحت حتمی رپورٹ داخل کرنے پر روک لگانے سے کوئی مفید مقصد حاصل نہیں

ہوگا۔[675–بی،سی]

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1999: کی فوجداری اپیل نمبر842۔

1997 کے فوجداری ایم نمبر 24679 میں پنجاب اور ہریانا عدالت عالیہ کے 17.4.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

پونیت بالی، ہری شنکر کے کے لیے۔اپیل کنندہ کے لیے

جواب دہندگان کے لیے آر ایف نریمن، (مہابیر سنگھ) (این پی) اور ایس سی مہان، ترون دعا اور کے سی دعا

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

سید شاہ محمد قادری، جسٹس اجازت دی جاتی ہے۔

اپیل کنندہ اور دوسرا مدعا علیہ شراکت فرم میسرز جیٹر انڈسٹریز کے شراکت دار تھے۔دوسرے اور تیسرے مدعا علیہان کے خلاف ایف آئی آر نمبر193، دفعات405، 406اور 408؛ آئی پی سی کے تحت 19 جولائی 1996 کو پولیس اسٹیشن، مجسار، ضلع فرید آباد میں شکایت درج کی گئی تھی۔شراکت فرم کو تحلیل کرنے اور کھاتوں کی حوالگی کے لیے فریقین کے درمیان ایک سول مقدمہ زیر التوا ہے۔مذکورہ مدعا علیہان نے پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے سامنے ایف آئی آر کو کالعدم قرار دینے کی درخواست کرتے ہوئے 1997 کی مجرمانہ متفرق عرضی 24679–ایم دائر کی۔عدالت عالیہ نے 17 اپریل 1998 کے اپنے حکم کے ذریعے، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ فریقین کے درمیان ایک سول مقدمہ زیر التوا ہے اور پولیس کی طرف سے اپیل کنندہ کی شکایت پر تحقیقات جاری ہے، دفعہ 173،فوجداری پی سی کے تحت حتمی رپورٹ درج کرنے پر روک لگا دی۔اسی حکم سے یہ اپیل سامنے آئی ہے۔

فریقین کے لیے فاضل وکیل کو سنیں

عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کا متعلقہ حصہ مندرجہ ذیل ہے:

"کیس کے حقائق اور حالات کے پیش نظر، یہ معقول معلوم ہوتا ہے، اگر دفعہ 173 کے تحت حتمی رپورٹ درج کرنا؛ فوجداری پی سی کو مقدمے کے فیصلے تک روک دیا گیا ہے۔اس کے مطابق حکم دیا۔"

اب یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ اصولی طور پر دفعہ 482 فوجداری پی سی کے تحت عدالت عالیہ کے اختیارات کی وسعت بہت وسیع ہے لیکن عملی طور پر اس اختیار کا استعمال غیر معمولی معاملات میں کیا جاتا ہے۔عدالت کا موروثی اختیار کوئی بھی حکم دینے کا غیر محدود اختیار

نہیں ہے جسے عدالت عالیہ منظور کرنا چاہتی ہے۔اس اختیار کا استعمال فوجداری پی سی کے تحت کسی بھی حکم کو نافذ کرنے یا کسی عدالت کے عمل کے غلط استعمال کو روکنے یا بصورت دیگر انصاف کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کیا جانا ہے۔متنازعہ حکم منظور کرکے، عدالت عالیہ نے ان مقاصد میں سے کسی کو حاصل نہیں کیا جس کے لیے طاقت موجود ہے۔اس سے کسی کا فائدہ نہیں ہوتا۔یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ فوجداری مقدمات کو تیزی سے نمٹا دیا جائے کیونکہ ملزم کا فوری سماعت کا حق ایک ایسا حق ہے جو آئین کے آرٹیکل 21 سے نکلتا ہے۔فوری سماعت کی سماعت کو یقینی بنانے کی بجائے عدالت عالیہ نے دفعہ 173 فوجداری پی سی کے تحت پولیس کی طرف سے حتمی رپورٹ داخل کرنے پر روک لگا کر مقدمے سے پہلے کے مرحلے پر پابندی لگادی۔یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ دیوانی دعویٰ کو نمٹانے میں کافی طویل وقت لگتا ہے،اس لیے مقدمہ نمٹائے جانے تک پولیس کی طرف سے دفعہ 173 فوجداری پی سی کے تحت حتمی رپورٹ داخل کرنے پر روک لگانے سے کوئی مفید مقصد حاصل نہیں ہوگا۔اعتراض شدہ حکم کوئی مفید مقصد پورا نہیں کرتا ہے چاہے وہ ان مقاصد کے لیے مکمل طور پر غیر معمولی ہو جن کے لیے طاقت کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ہمارے خیال میں، پولیس کے معاملے کی تحقیقات کرنے کے بعد دفعہ 173 فوجداری پی سی کے تحت پولیس کی طرف سے حتمی رپورٹ درج کرنے پر روک لگانا انتہائی نامناسب ہے۔اس لیے ہم اپیل کے تحت حکم کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں؛ ہم اسے ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔قانون کے مطابق مزید اقدامات کیے جائیں۔اس کے مطابق اپیل کی منظوری ہے۔

بی کے ایم

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document